رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۲

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا ۸؍
تواریخ مذہب ۸؍
تواریخ روم ۸؍
تواریخ مصر ۸؍
تواریخ یونان ۸؍
مرقع روس ۸؍
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲؍
حیات پولوس ۴؍
حیات داؤد ۸؍
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۲؍

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ، رومن اردو ۸؍
تلاش حق اردو۔ رومن اردو ۲؍ و ۶؍
دولت لازوال اردو ۳؍ ۵؍ ۸؍
دولت لازوال رومن اردو ۸؍
عزت بیمثال اردو ۳؍ ۵؍ ۸؍
" رومن اردو ۸؍
حالات جاپان ۲؍ و ۶؍
شریف بیبیاں ۳؍ و ۶؍
چندر لیلا سادھنی اردو ۲؍ و ۶؍ گورمکھی ۱؍
سیر ہند عہ
وکیل کی سرگذشت رومن ۶؍
سورج پرکاش ۴؍ و ۶؍ مجلد ۱۲؍

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۸؍
سمپردائے ۳؍ و ۵؍
ویدوں کی تعلیم ۱۰؍
وشنو کے دس اوتار ۲؍
ویدک تصنیفات ۱؍
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
پرستش حیوانات ۱ پائی
تیرتھ ۶ پائی
اہل ہنود کے تیوہار "

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۱؍
خدائے اسلام ۲؍
ینابیع القرآن ۳؍
الکفارہ ۱؍

بائبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اسکی تردید ازروئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط "
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل "
حضرت محمدؐ "
انجیل شریف کی صحت و درستی "
اسماءِ الٰہی "
خدا کے دس حکم "
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں "
مسیح یا محمد "
نماز "
سچا اسلام "
قرآن "
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا "
یسوع مسیح "
سورہ فاتحہ "
ہمارا شافع کون ہے "

اشعار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی "
انصاف کا دن "
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات "
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۲ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
" " " پنجابی اُردو حروف "
" " " رومن اُردو "
" " " گورمکھی "

سوالات

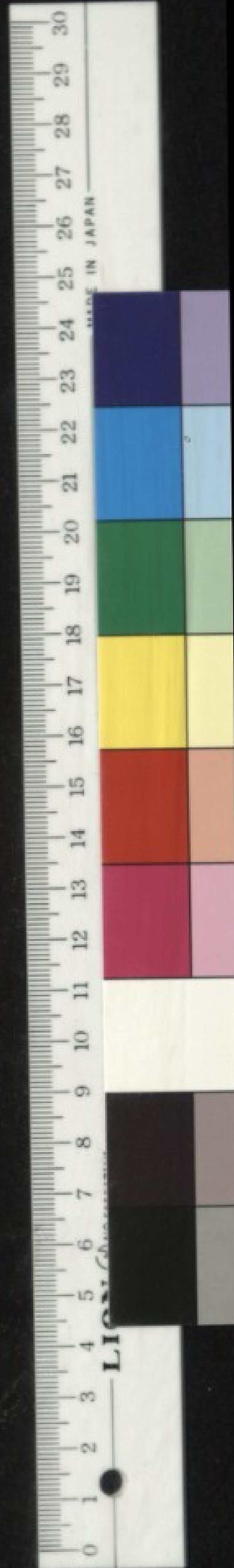
سوالات متی کی انجیل پر ار
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی ار
" لوقا کی انجیل پر " ار
" یوحنا کی انجیل پر " ار

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائیبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القابِ مسیح ۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر
ابن حور اُردو ۸ر ـ طلائی شمعدان ۴ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریقِ دعا ۴ر
شعاعِ نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۷ اگست ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بنگلور میں ایک شخص نے ایک ۹ سالہ بچے کے زیور اتر اکر اُس کو کوئیں میں ڈالکر مار ڈالا تھا۔ مقدمہ عدالت میں درپیش تھا مجرم کو سشن جج نے پھانسی کی سزا دی

یوروپین جنگ کی وجہ سے کلکتہ اور بمبئی میں یوروپین سوداگر مال بھیجنے سے رک گئے ہیں۔ کہ کہیں نقصان نہ ہو۔

کراچی کے سوداگر بھی بین دین میں اپنا ہاتھ کھینچ رہے ہیں۔ بنکوں کی ہنڈیوں کی قیمت گھٹ رہی ہے۔

لندن میں بھی تجارتی صورت ابتر ہے۔ جہازوں نے بھی کراچی کے بندروں میں سے مال بھرنا چھوڑ دیا ہے۔

مالٹا میں بحیرہ روم کا برٹش بیڑہ جمع ہونے لگا ہے۔ ہندوستان کے فوجی افسروں کی رخصتیں روک دی گئی ہیں۔

سیلون میں افیون کی جگہ اب شراب بڑھتی جا رہی ہے۔ جابجا بھٹیاں بنانے کی تجویزیں ہو رہی ہیں زیر نگرانی گورنمنٹ۔

روس سرویہ کی طرف ہے۔ اور اُس کی خاطر آسٹریا سے جنگ کرنے کو تیار ہے۔ اور روس نے آسٹریا کی سرحدوں پہ اپنی فوج بھیجدی ہے۔

جرمنی نے بری اور بحری افواج کو تیاری کا حکم دیدیا ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں لڑائی کی وجہ سے خوب خوشیاں ہو رہی ہیں۔

برلن میں اب تک ۲۸ سوشیالسٹ انٹی وار کی ۲۸ کمپنیاں جدا جدا ہوئیں جو جنگ کے لئے تیار اور خوش ہیں

لارڈ مارلے نے ہوس آف لارڈ میں فرمادیا ہے کہ طاقتیں جنگ موقوف کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ اسی کے متعلق قیصر اور زار بھی مشورہ کر رہے ہیں۔

وزیر خارجہ انگلستان کو بھی جنگ کے روکنے کی دھن لگی ہوئی ہے۔

امریکہ کے شہر نیویارک میں یورپین جنگ کے خطرہ کے باعث اشیا ابھی سے گران ہونے لگی ہیں۔

دوسری تاریخ کی خبر کہ جرمنی نے کیری کے مقام پر فرانسیسیوں پر حملہ کیا۔

روٹر ایجنسی کو ایک سرکاری اعلان ملا ہے کہ لانگ وے پر ایک جرمنی فوج دھاوا کر رہی ہے

برلن کی خبر ہے کہ ایک طاقتور اور مضبوط روسی فوج نے معہ بندوقوں اور توپخانوں کے مقام بیلا کے نزدیک جرمنی پر حملہ کیا۔

یورپ کے بر اعظم میں جب اس قدر جوش و خروش پھیلا ہوا ہے تو برطانیہ بالکل خاموش بیٹھا ہوا ہے۔ مگر معاملہ رس کی طرح ہر طرح پر تیار اور مستعد ہو رہا ہے۔ کہ جب ضرورت ہوئی آمادہ جنگ ہو جاوے۔

تار برقیات

۳۰ جولائی لندن - ریوٹر ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ معاملہ میں بات چیت بڑی جوش و خروش سے جاری ہے - جرمنی کہتا ہے کہ ہم معاملہ کو فرو کرنے میں بڑی سرگرمی سے خواہش مند ہیں - مگر روس کی فوج کی لاگی معاملہ کو زیادہ پیچیدہ اور مشکل بنا رہی ہے - جرمنی وائینا کو نیک مشورے دے رہا ہے - اور برطانیہ عظمہ اور فرانس کو ترغیب دے رہا ہے کہ وہ بھی سینٹ پیٹرزبرگ ایسا ہی کریں -

معاملہ روسی کے مرکزوں میں یہ رائے قائم تھی کہ مصالحت کی خاطر سخت تاثیرات ڈالنے کے باوجود بھی معاملہ سنگین ہی ہوتا چلا جا رہا ہے - نئی نئی فوجی تحریکات کی خبریں متواتر آ رہی ہیں جن سے معاملہ اور زیادہ خطرناک ہوتا اور طول پکڑتا جاتا ہے -

۳۰ جولائی - وینا - سرکاری طور پر اعلان ہو چکا ہے کہ بلگریڈ میں آگ لگ گئی ہے - خبریں موصول ہو رہی ہیں کہ بلگریڈ سے جو گولہ باری ہو رہی تھی اس کی وجہ سے مقابل سے بھی جواب دیا گیا - شہر پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا اور تمام میگزین کو صبح کے وقت آگ لگا دی - سرویوں نے صبح کے وقت پل کو برباد کرنے کی کوشش کی مگر ناکامیاب رہے آسٹریا کے توپ خانہ نے محصولات گھر پر گولہ باری شہر کے کئی ایک مقامات میں آگ لگا دی گئی -

۳۰ جولائی - سینٹ پیٹرزبرگ - پورٹ لندن سے برطانوی بیڑہ کی روانگی کی وجہ سے یہاں پر بڑا بھاری اثر ہوا - اس اور جاپانی تیقن کی وجہ سے روس جنگ پر آمادہ ہو گیا ہے

۳۱ جولائی - لندن - وائینا کی تار برقیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹری فوج ڈینوب سے پار اتر گئی ہے - بلگریڈ اور سمندری پر سمندری پر بڑی بھاری جنگ ہوئی اور اب آسٹری افواج اور ریش کی طرف بڑھ رہی ہے -

۳۱ جولائی کلکتہ - بحری جنگی خطرات فرانس جرمن روس اور اٹلی کے حق میں بڑھ رہے ہیں - مگر برطانوی خطرات بدستور قائم ہیں -

یکم اگست لندن - جرمنی میں مارشل لا کا حکم ہو گیا ہے - مطابق کانسٹی ٹیوشن کی دفعہ ۶۸ کے - اس دفعہ کے مطابق ریلوے پوسٹ آفس اور تار گھر سب فوجی افسروں کے ماتحت ہیں - اور فوج کی تمام حرکات کی شائع ہونے کی ممانعت ہے -

بلجیم کی فوجی حرکت جاری ہے حقوق طلب مستورات نے اپنا جنگ کرنا بند کر دیا ہے -

ایک روسی اکاسا نے فنلنڈ میں جنگی حالت کا اعلان کر دیا ہے - انگلستان اور روس کے درمیان جہازی آمد و رفت اور پیغام رسانی بند ہو گئی ہے - سوئٹزرلینڈ اور بیلجیم کی فوجیں حرکت میں ہیں

یکم اگست پیرس - ۲۵ جولائی سے جرمنی سرحد پر اپنے قلعوں کو مسلح بنا رہا ہے - اور تھیون وائیل اور میٹز میں کئی ایک فوجیں فراہم کر رکھی ہیں - سرحد کے نزدیک بہت سی فوجیں قبضہ گردی کر رہی ہیں اور تمام تار برقیات اور ٹیلیفونوں کے سلسلہ کاٹ ڈالے گئے ہیں - فوجوں نے سڑکیں بند کر دی ہیں - اور موٹر پرورہ کرنے والوں کی گاڑیاں منظور کر لی گئیں ہیں بعض ریلوے لائنیں بھی کاٹ ڈالی گئی ہیں - اور شکستہ مقامات پر توپیں رکھی گئی ہیں - تین فرانسیسی انجن روک لئے گئے ہیں -

یکم اگست - سینٹ پیٹرزبرگ - برطانیہ عظمے نے مخالفین کے لئے پسندیدہ تجاویز کرنے کی کوششیں کیں - مگر کامیابی کی امید کم ہے -

بعد کی خبر ہے کہ شہنشاہ جارج نے سینٹ پیٹرزبرگ میں دخل دیدیا ہے - اس سے امید کی کرنیں چمکنے لگی ہیں - ڈنمارک اور ناروے نے اپنے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا ہے -

یکم اگست روم - نیم سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ جرمن نے روس اور فرانس کو الٹیمیٹم دے دیا ہے -

اڈیٹوریل نوٹس

بچوں سے ہمیشہ سچ بولنا چاہئے

یہ ایک طبعی امر ہے کہ بچے اپنے والدین سے چھوٹے چھوٹے امور پر سوالات کیا کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہر امر میں ہمارے والدین جو کچھ بتاتے ہیں وہ درست اور مفید ہے۔ ہر ایک شے جو اُن کے حواس سے محسوس ہوتی ہے۔ اُس کی تحقیقات کا ان کے اندر قدرتی مادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ تمام اشیا کی بابت جو اُن کے گرد و پیش موجود ہیں اور فعل کے بارے میں جو اُن کے سامنے معرض وقوع میں آتے ہیں۔ وہ اپنے والدین سے دریافت کرکے سیکھتے ہیں۔ اس حالت میں مناسب نہیں کہ والدین اپنے بچوں سے غلط یا جھوٹی باتیں بولیں۔ بلکہ لازم ہے کہ سچ سچ اور درست بولیں۔ مگر ایسے طریق سے کہ اُن کو ناگوار اور دلشکن بھی نہ ہو۔ بلکہ برعکس اس کے وہ ان باتوں کو سمجھ کر تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مثلاً اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب والدین اپنے بچوں کو کوئی کڑوی یا تلخ دوا پلاتے ہیں تو کہتے بچہ پی لے۔ کڑوی نہیں یہ میٹھی ہے۔" ایسا کرنے سے جب بچہ اس دوا کو چکھتا ہے اور والدین کی بات کو درست نہیں پاتا تو والدین پر سے اُس کا اعتبار اُٹھ جاتا ہے۔ اور وہ پھر اُن کا حکم نہیں مانتے اور ضد کرتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں لازم ہے۔ کہ والدین سچ بولیں۔ حقیقت کو بچوں پر بڑے پیارے اور دانائی سے ظاہر کریں۔ ایسا کرنے سے والدین کا اعتبار بچے ہمیشہ اور ہر بات میں کیا کرینگے۔ اُن کو اپنا خیر اندیش اور سچا سمجھینگے۔ اور جو باتیں اُن کے والدین بچپن ہی سے ان کے دلوں میں ڈالینگے کہ وہ ہمیشہ تک اُن کے ذہن نشین رہیگا۔ اور وہ ہمیشہ اُس پر کاربند رہیں گے۔ اسی طرح ہر ایک دینی امور میں بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ جب وہ بڑے ہوں تو جو کچھ انہوں نے اپنے بچپن میں اپنے والدین سے سیکھا ہے اس کو اپنے تجربہ اور مشاہدہ سے سچا اور مفید پاکر اور زیادہ اپنے والدین کی فرمانبرداری اور تعظیم کریں۔ اور یوں اُن کے بچے عالم اور دیندار بنتے جاویں۔

خلیج پناما کی تیاری میں واردات اور فوتیدگیاں

یکم مئی سنہ ۱۹۰۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء تک جو قریباً دس سالوں کا عرصہ گذرا جس میں کہ پناما نہر تیار کیگئی ہو اس کی تیاری میں عنقریب ۲۲۰۰ آدمی کام کرنے والوں میں سے حادثات یا بخار سے فوت ہوگئے یہ واقعی ایک بڑی بھاری تعداد آدمیوں کی نظر آتی ہے۔ جو اس کام میں کام آئے۔ لیکن اگر ایک لمحہ کے لئے اس پر غور کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ اوسطاً صرف ۲۲۰ آدمی فی سال فوت ہوئے۔ اور یہ تعداد اُس گروہ کے مقابل میں کچھ بھی نہیں جو اس کام میں اس قدر عرصہ تک مشغول رہی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ایسے ایسے جان جوکھوں کے کاموں میں دکھ اور موت تو عام ہوا کرتی ہے۔ اور ہماری حیرانی اور بھی کم ہوجاتی ہے۔ جبکہ اسباب پر غور کیا جاتا ہے کہ ایسی جگہ اور موسم میں بخار اور ملیریا عام ہوا کرتے ہیں۔ ان حالات میں اگر اس قدر لوگ فوت ہوگئے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور جب ہم اس کام کی اہمیت اور مشکلات اور مفید ہونے پر غور کرتے ہیں اور فوت شدگان کی اس تعداد کا مقابلہ اس کیساتھ کرتے ہیں تو ظاہر ہوجاتا ہے کہ ایسے مفید اور یادگار زمانہ کام کے سامنے اس قدر جانوں کی قربانی بہت گراں اور حیرت افزا بالکل نہیں۔

جاپان اور سبت سکول

خوشی کی بات ہے اور نہایت حوصلہ افزا یہ امر ہے کہ سنڈے سکولوں کے بارے میں اب چین میں بھی نمایاں سرگرمی اور کامیابی ہورہی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۶ء میں جاپان کے اندر بمقام ٹوکیو تمام دنیا کی جو سنڈے سکول کنونشن ہونیوالی ہے۔ وہ اب متواتر ترقی کررہی ہے۔ اس کنونشن میں بڑے بڑے جاپانی شامل ہو رہے ہیں۔ جن میں سے سلطنت جاپان کے نئے مقرر شدہ پریمئر کاؤنٹ اوکوما صنعت و حرفت کے بڑے بھاری جاپانی کپتان بیرون شیبوسوا اور ٹوکیو کے میئر بیرن سکتنی ہیں۔ یہ لوگ جاپانی جوانوں کی اخلاقی بہتری اور ترقی میں پر شغب ہیں۔ جبکہ تمام دنیا کے سنڈے سکول ایسو سی ایشن کی گشتی گروہ زیر حکمرانی اپنے میر مجلس کے ان شرفا سے ملاقی ہوئی تو ان مذکورہ بالا جاپانی لیڈروں نے سبت سکول کے بارے میں بڑی دلچسپی ظاہر کی بہ ایں نظر کہ اس کے ذریعہ سے جاپان کے جوانوں کے اندر نہایت ہی شریف خصلت پیدا ہوجائیگی۔

ایک برہمن بیوہ عورت کی شادی ایک قصاب کیساتھ

زمانہ کیسا پلٹا کھاتا جاتا ہے! جو برہمن بوچڑ یا قصائی کے نام ہی سے ناک بھنویں چڑھاتے اور اُن کے سایہ ہی سے کوسوں بھاگتے تھے آج اُن کی بیوہ انہیں قصابوں کے گھر کی رونق ہے۔ اور اسی گھر میں رہ کر خوش ہے۔ لیکن کیا یہ زمانہ کی نئی تعلیمی روشنی کی وجہ سے ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہندو سوسائٹی کی لاپرواہی اور اس ظلم کا نتیجہ ہے جو اپنی بیوگان پر روا رکھتے ہیں ہندو سوسائٹی پر صد افسوس اور ہزار افسوس۔ ۱۸ جولائی کا اخبار کرسچن پیٹریٹ بحوالہ ایک اخبار راوی ہے۔ کہ

"علیگڈھ کی ایک جوان برہمن بیوہ کا بیاہ حال ہی میں ایک بوچڑ (قصائی) کے ساتھ ہوا اتفاق سے ہندو اس پر نہایت جوش میں آگئے اور بوچڑ پر عدالت پر دعوے دائر کر دیا۔ اُن میں سے بعض ایک مشہور و معروف وکیل کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے الہ آباد گئے۔ اس وکیل نے کہا میں اس مقدمہ کی پیروی بلا فیس کرونگا بشرطیکہ کوئی تمہاری ذات کا آدمی اس لڑکی سے از سر نو بیاہ کرنے کو تیار ہو مگر بھلا یہ کب ہو سکتا تھا خیر ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں دعوے دائر کر دیا گیا۔ عدالت نے اس لڑکی کا معائنہ کرنے کے لئے اس کو ڈاکٹر کے پاس بھیجا سول سرجن نے لکھا کہ اس بیوہ کی عمر ۱۸ یا ۱۹ برس کی ہے۔ عدالت نے جب اس بیوہ لڑکی سے سوال کیا کہ کیا تو اس بوچڑ کے گھر رہنے سے خوش ہے۔ تو اس نے کہا ہاں۔ عدالت نے بوچڑ کو بری کر دیا اور مسلمان لوگ فتح کے نعروں اور سامان کے ساتھ اس کو گھر لے آئے۔ جو اخلاق پر اخبار والہ آباد کا ہندی رسالہ ابھیودیہ جس سے کرسچن پیٹریٹ نے نقل کیا ہے۔ اس واقعہ سے نکالتا ہے۔ یہ ہے کہ یہ بیوہ بالکل بے گناہ ہے۔ اور نہ ہی اس بوچڑ پر الزام دیا جا سکتا ہے۔ سارا قصور اس ظالم سوسائٹی کا ہے۔

شراب کی مقدار فروختگی میں زیادتی۔

اگرچہ گزشتہ چند برسوں میں اس امر کی جانب کوشش اور سعی کی گئی ہے۔ کہ شراب کی دوکانیں کم کی جائیں۔ لیکن شراب کی فروختگی کی مقدار سے جو ویسرائے صاحب بہادر ہی کے بیان کے بموجب سات سال میں ۱ہ فیصدی ہوئی۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صرف وہی دوکانیں بند کی گئیں جو چلتی نہ تھیں اور جن کے بند کرنے سے آمدنی پر کچھ اثر نہ ہو سکتا تھا ذیل میں ہم ایک مختصر سا نقشہ درج کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے صوبوں میں گزشتہ دو برسوں میں کس قدر شراب فروخت ہوئی ہے۔

صوبہ	۱۹۱۱-۱۲ء میں	۱۹۱۲-۱۳ء میں	زیادتی ۱۹۱۲-۱۳ء
بنگال	۶۹۶۷۰۰ گیلن	۸۵۱۵۴۴ گیلن	۱۵۴۸۴۴ گیلن
بہار اور اڑیسہ	۱۰۷۹۳۳۵ ،،	۱۱۵۷۴۳۶ ،،	۷۸۱۰۱ ،،
مدراس	۱۴۲۸۱۷۸ ،،	۱۶۷۷۶۳۰ ،،	۲۴۹۴۵۲ ،،
صوبجات متحدہ	۱۵۳۸۵۰۵ ،،	۱۶۸۹۹۳۳ ،،	۱۵۱۴۲۸ ،،
پنجاب	۶۲۷۵۴۳ ،،	۷۴۱۶۱۶ ،،	۱۱۴۰۷۳ ،،
بمبئی	۲۹۳۳۴۴ ،،	۲۸۵۹۰۷۳ ،،	۴۳۹۶۱ ،،

اوپر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بمبئی صوبہ کے سوائے ہر صوبہ میں شراب کی فروختگی اور خرچ میں زیادتی بالخصوص پانچ صوبوں میں گزشتہ سال کی نسبت خاص طور پر زیادتی ہوئی جیسا کہ نیچے کے بیان سے نظر آتا ہے۔

صوبہ	زیادتی ۱۹۱۱-۱۲ء میں
بنگال	۲۰۲۴۲
بہار اور اڑیسہ	۱۴۴۵۸۱
مدراس	۸۹۷۰۳
صوبجات متحدہ	۲۰۹۲۳۳
پنجاب	۱۱۱۸۶

متحرک تصورات

متحرک تصویروں کے وسیلہ آجکل دنیا کے شہروں میں ہر ملک کے تاریخی واقعات کا نظارہ کروایا جاتا ہے۔ جس سے عجیب تاثیرات دلوں پر ہوتی ہے۔ نقشہ آنکھوں میں ایسا جمایا جاتا ہے۔ گویا کہ وہی زمانہ اور وہی سماں بندھ جاتا ہے۔ اکثر بڑے بڑے واقعات اس طرح عوام کو بھی بخوبی یاد ہو جاتے ہیں کیونکہ آنکھوں دیکھی باتیں کانوں سنی سے زیادہ ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح آجکل ہندوستان کے شہروں میں ایک کتاب کا بیان ان تصویروں کے ذریعہ سے دکھایا جاتا ہے جس میں قدیم مسیحیوں پر ان ایذا رسانیوں کا ذکر ہے جو رومی بت پرست حاکموں نے ان پر جائز رکھی تھیں۔ یہ نمائش شہر بیروت اور قسطنطنیہ میں بھی دکھائی گئی۔ مگر حاکمان روم نے عورتوں کو یہ تصویریں دیکھنے نہ دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مسیحیوں کی ایمانداری اور بہادری اور جان نثاری دیکھ کر عورتیں مسیحی ایمان کی طرف مائل نہ ہو جاویں

مراسلات

سکم اور بھوٹان

گذشتہ سے پیوستہ

بعدازاں ہم کچہری میں آئے اور وہاں دو گھنٹہ تک منادی کی۔ چونکہ یہ عدالت کی جگہ تھی۔ اس لئے لوگوں کو زیادہ تر آخری عدالت کی بابت سُنایا گیا جس کو اُنہوں نے بڑے غور سے سُنا۔ خدا کے انتظام کیا ہی عجیب ہیں کہ جس علاقہ میں داخل ہونا بھی مشکل ہے۔ وہاں کا افسر نہ صرف داخلہ کی اجازت بلکہ ساتھ ہی سواری کے لئے گھوڑے بھی دے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ راجہ صاحب کے لئے دعا کریں کہ وہ پورے طور سے مسیح پر ایمان لاکر اوروں کے لئے نمونہ بن جاوے۔ آمین۔

یہاں سے روانہ ہوکر پاکیونگ وغیرہ میں انجیل سناتے ہوئے ۲۵ جون کو گنگتوک دارالخلافہ سکم میں پہونچے۔ اس جگہ پر چند مسیحی بھی ہیں کل سکم میں ساڑھے تین سو مسیحی ہیں۔ پر راجہ کی طرف سے گرجہ بنانے کی اجازت نہیں ملی۔ اس لئے لوگ گھروں یا سکول میں جمع ہوکر عبادت کرتے ہیں میں نے نیپال کی بابت لکھتے وقت غلطی سے بارہ سو مسیحی لکھ دئے۔ پر اب دورہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سکم بھوٹان نیپال میں قریباً چھ ہزار مسیحی ہیں۔

یہاں گنگتوک میں بھی ایک شخص عجیب طور سے مسیحی ہوا۔ اُس نے سخت بیماری کی حالت میں ہر طرح کا علاج معالجہ کروایا۔ پر کچھ آرام نہ ہوا۔ آخر جب وہ قریب المرگ ہوگیا۔ اور سب عزیز واقارب ناامید ہوگئے۔ اُس نے ایک رویا دیکھی کہ آسمان سے ایک جلالی شخص آیا اور کروڑہا فرشتے اُس کے ساتھ تھے۔ اور اُس کے ہاتھوں پاؤں اور پسلی پر پانچ زخم تھے۔ اُس نے آگے بڑھ کر چھوا۔ اور اپنے زخم سے خون لگاکر کہا کہ تیری روحانی وجسمانی بیماری دور ہوئی۔ اور اُٹھ کر میرے پیچھے ہو لے۔ اور جونہی اُس کی آنکھ کھلی اُس نے اپنے تئیں بالکل تندرست پایا۔ اور اس معجزانہ طور سے چنگا ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد بپتسمہ پاکر کلیسیا میں شامل ہوگیا۔ اور اب وہ یہاں منادی کا کام کرتا ہے۔ اور اس کے رشتہ داروں میں سے بھی کئی ایک مسیحی ہوگئے ہیں۔

یہاں سے اور آگے جانے کا بھی ارادہ تھا پر پولیٹیکل افسر سے اجازت نہیں ملی۔ ان کو شک ہوگیا تھا کہ شاید تبت کی طرف چلا جائیگا۔ کیونکہ تبت یہاں سے صرف دو دن کا راستہ ہے۔ تب ہم لوگ بازار میں منادی کرنے گئے۔ لیکن بہت ہی مشکل تھا۔ یہاں بازار میں منادی کرنے کی بالکل اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی مسیح کی بابت سنتا اور سُناتا ہوا دیکھا جائے تو راجہ اُس کو جرمانہ کرتا ہے۔ پر ہم دونوں دعا کرکے بازار میں گئے۔ اور منادی شروع کردی۔ اتنے میں ایک سپاہی نے آکر وہاں سے ہٹا دیا۔ بعدازاں ہم بازار کے کونے میں جاکر گیت گانے لگے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ لوگ وہاں جمع ہوگئے۔ پر شکر خدا کا کہ پھر کسی کا دباؤ نہیں پڑا۔ کہ منادی سے روکے۔ بلکہ ہم بڑے حیران تھے۔ جب تھوڑی دیر کے بعد وہی کنسٹبل ہمارے پاس کھڑا ہوکر زور زور سے پکارنے لگا۔ "لوگو اِدھر آؤ۔ اور دھرم کی باتیں سنو"۔ فی الحقیقت اگر ہم خدا پر بھروسہ رکھ کر ہمت نہ ہاریں تو شیطان بھاگ نکلتا ہے دیکھئے یعقوب ۴: ۷۔ اِس کے بعد راجہ کو خبر ملی کہ آج بازار میں عیسائی دھرم کا پرچار ہوا۔ لیکن خدا کے فضل سے کسی نے چون وچرا نہ کی۔ یہاں ایک ہفتہ رہ کر ہم ۲ جولائی کو شنگتم کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ٹیمی تارکو۔ ناجمی۔ زنگیت۔ اور پدمتن وغیرہ میں منادی کرتے ہوئے کل دوپہر کے وقت واپس دارجیلنگ پہونچے۔ گو دورہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ پر اس سے دل کو ازحد خوشی ہے۔ کہ خوشخبری سنانے کے لئے جابجا عمدہ موقعے ملتے رہے۔

یہاں گھوم پہاڑ پولی کے ہیڈ ماسٹر کے آئیں پال کی بھی عجیب کیفیت ہے۔ یہ ایک پکا بدھسٹ اور مسیحی مذہب کا مخالف تھا۔ پر سکینڈی نیوین مشنریوں کی عجیب خود انکار زندگی کا خصوصاً مس کیمبی کی مسیحی زندگی کا ان پر بڑا اثر ہوا۔ نیز مسٹر تھرجن کی سنگت سے بھی ان کو بہت فائدہ ہوا۔ اور جب روح القدس نے اُن کے دل کو تبدیل کردیا تو اُنہوں نے بدھ مت کی سب کتابوں کو جن سے اُن کو روحانی زندگی میں کچھ مدد نہ ملی جلا دیا۔ اور دیگر قیمتی سامان بھی ساتھ پھونک دیا۔ اس کے لوگوں کے دل پر بڑی عجیب تاثیر ہو رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ ان کے وسیلہ سے اور بھی بہت سی روحیں بچائی جائینگی۔ اب انہوں نے خاندان سمیت بپتسمہ پالیا ہے۔ وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک گھٹنا

مسیح مصلوب کے آگے جھکیگا - اور اس کی بادشاہت ہر چہار سو پھیل جائیگی۔

پیارے ناظرین کیا آپ اس بادشاہت کی خوشخبری پھیلانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں؟ افسوس ہے کہ بہت سے مسیحی جس طرح ہمالہ کی بڑی دیوار وسط ایشیا کی ٹھنڈی ہوا کو ہندوستان میں آنے سے روکتی ہے۔ اسی طرح خدا کے تازگی بخش ایام کو ہند میں آنے سے روکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم ہر طرح کی روک کو دور کر کے اپنے فرض کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ آمین

الراقم:-

فقیر حقیر سندر سنگھ۔

مفید تحریک

معظمی و مکرمی اڈیٹر صاحب نورافشاں

کی خدمت میں اس ہیچمدان کی تسلیم قبول ہو۔

بعدہ میں جناب اکرم کی عنان توجہ کو اس درخواست کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جسے ہمارے لایق و فائق بھائی رسا صاحب نے پانچویں جون کے پرچہ میں پیش کیا تھا۔ رسا صاحب موصوف نے صرف اتنی ہی عبارت پر اکتفا فرمایا کہ ہم سب شعرا و قدردان اردو اڈیٹر نورافشاں سے درخواست کریں وہ چند صفحہ نورافشاں میں اور بڑھا دیں۔ مگر نیازمند نے کچھ اور عرض کرنے کی جرات کی ہے کہ ہم سب یوں کیوں نہ درخواست پیش کریں کہ اڈیٹر صاحب بنظر فلاح مسیحیان خواہ ضمیمہ کے طور پر خواہ علیحدہ ایک پندرہ روزہ رسالہ پہلے نکالیں۔ اور بعد میں مسیحی بھائیوں کی قدر افزائی کو ملاحظہ کر کے ہفتہ وار فرمائینگے الا شرط یہ ہے کہ نصف حصہ تو مضامین نظمیہ کے واسطے وقف فرمادیں اور نصف حصہ خاص آزادانہ مضامین کے لئے۔ گستاخی معاف سچ پوچھئے تو نورافشاں حقیقت میں مسیحی اخبار نہیں بلکہ فی الواقعہ مشنری ہے۔ پس اس کو اپنے طرز پر ہی رہنے دیجئے کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ نہ تو آزادانہ خیالات کے لئے اس میں گنجائش ہی ہے اور نہ راستی کے آزادانہ مضامین کے شایع کرنے کی اجازت ہی ۔ ۔ ۔ ۔ ہوتی ہے۔ پس اس بیچارے کو جو مثل کٹ پتلی کے اڈیٹر ہے اپنے ہم مذہبوں کے آگے معذوری و مجبوری کا حیلہ کرنا پڑتا ہے۔ جس کی نسبت واقعی وہ بےقصور ہے۔ پس اگر مکرم بھائی رسا صاحب مجھے بھل معاف فرمادیں تو میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ حاشا میری نیت میں اعتراض کی گنجائش نہیں بلکہ تائید کی۔ چنانچہ ان کی یہ عبارت خود ہی ظاہر ہے اور مؤید میری تحریر کی ہے۔ انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ "جس میں ہم ایک ساتھ ہی اپنے قطعی خیالات ظاہر کریں اور غیر مسیحیوں کی نظر میں جو ہماری طرف سے غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے نکالیں"۔ پس اگر میری سمجھ ناقص صائب ہے اور غلطی پر مبنی نہیں تو رسا موصوف کا منشا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر کوئی امر اومنش مسیحی کسی درست و صحیح مستقیم گو خواہ وہ مشن میں ہو یا کارکنوں میں جس کی نسبت غلط فہمی غیر مسیحیوں میں ٹھوکر کھلانے والے پتھر کیوں نہ ہوں اس کے دور کرنے کے لئے کمر ہمت باندھے اور کچھ لکھنا شروع کرے تو قبل لکھنے کے یہ ضرور سوچ لے کہ۔ نورافشاں کی خریداری زیادہ تر مشنری صاحبان کے ہاتھ میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس صورت میں بیچارہ نورافشاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے مضمون کو کس طرح سے شایع کر سکے گا۔ پس ضروری ہے کہ علیحدہ ایک رسالہ ہو۔ ورنہ فضول وقت کو ضایع کرنا۔ ہاتھوں کو تھکانا۔ قلم کو گھسانا۔ کاغذ کو مفت خراب کرنا کس عقل کا کام ہے پھر ایک دوسری وقت بھی نورافشاں میں لکھنے کی درپیش ہوتی ہے۔ اگر کوئی لایق بھائی کسی مناسب و راست حالات کو لکھے بھی اور حقیقتاً اس کا مضمون راست گفتاری ہی پر مبنی کیوں نہ ہو پر اسے یہ یاد رکھنا لازمی ہے کہ ایک تو ملازمت مشن اس کے لکھنے کی سدراہ ہے۔ دوسرے خوشامدی خود مشنری صاحب کے حضور میں نکتہ چینیاں کر کے اسے نظر سے گروا دینگے۔ تیسرے خوش قسمتی سے کسی طور پر منظور بھی ہوا تو اڈیٹر کی خوش اسلوبی سے تو جب مشنری صاحب کی نظر پڑ گئی اور وے اسے الٹا سمجھ گئے تو مضمون اور ہی رنگ لایا۔ پس ایسی صورتوں میں مناسب ہی نہیں۔ بلکہ انسب ہے کہ اردو اڈیٹر صاحب از راہ مسیحی ہمدردی علیحدہ ہی ایک رسالہ نکالدیں جس کی قدردانی ہمارے مسیحی صاحبان پر منحصر ہے۔ اور خادم بھی گو اس لایق کہاں کہ اڈیٹر صاحب کا اس امر اہم میں ہاتھ بٹائے پر

برگ سبز است تحفہ درویش۔

کے طور پر نصف ماہ کی تنخواہ پیش کرنے کو حاضر ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

یقین واثق ہے کہ مسیحی شایقین عموماً اور مکرم بھائی رسا صاحب خصوصاً اس کار خیر میں امداد سے باہر نہ ہونگے۔

صاحبو! میں عرصہ سے اس امر کا تجربہ

کررہا ہوں کہ جو واقعات صحیح اور درست ہوتے ہیں اور مشن کے کارکنوں کو متنبہ کرانے کی نیت سے بھیجے جاتے اور اندراج کے لئے نورافشاں میں ارسال ہوتے تو بیچارے اُردو اڈیٹر کو بخوف ملازمت بلطائف الحیل ٹال دینا کرنا پڑتا ہے۔ نظر برایں اب راقم مضمون کے دل پر جو اس نشتر سے صدمہ پہونچتا ہے۔ انکو اُسی کا دل جانتا ہے۔ پس اس لحاظ سے رسالہ کا علیحدہ ہی نکالنا بہتر و مناسب ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کس برتے پر نکالا جائے۔ مگر حضور ہوا کہیں عرض کروں۔ کہ برتاؤ تو آپ صاحبان کا بہت کچھ ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل و کرم سے پیر گا۔ آپ معزز عہدہ دار آپ واعظ۔ آپ ہیڈ کاٹیکسٹ آپ پاسٹر۔ پادری آپ ماسٹر و ہیڈ ماسٹر آپ۔ پھر اب برتے کو کہاں تلاش کرنے جاتا ہو مگر ہاں قصور معاف ہو اور صبر کیجئے تو عرض کروں کہ اور تو کچھ نہیں پست ہمتی کا پھیرا ہے۔ اقبال کا زوال ہے۔ اس لئے جس بات میں دیکھو غیر مسیحیوں سے گھٹے ہوئے۔ اُن کی قوم یکجہتی کی شائق ہماری قوم آپس کی مغائرت پر مرتی۔ وے اعلے درجہ پر پہونچتے ہیں۔ اور ہماری قوم ادنے درجہ پر۔ وے قوم شمار ہوتے ہیں اور ہم تین میں نہ تیرہ میں۔ اس پر بھی شرم نہیں۔ بلکہ گھمنڈ و مغروری میں پھولے نہیں سماتے۔ ان کے یہاں نت نئے اخبار۔ گلدستے۔ رسالے نکلتے رہتے ہیں اور بڑے شوق سے خریدے جاتے ہیں۔ اور ہمارے یہاں وہی قیلولی دو چار پرچے۔ اس پر یہ اندھیر کہ اگر کسی من چلے نے لکھا بھی تو بقول شخصے۔ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کا کوئی شنوا نہیں۔ یہ کیوں یہ اس لئے کہ تم غلام اور ہم مالک۔ تمھاری مجال کیا کہ ہم سے ہمسری کرو۔ سو اگر علیحدہ رسالہ نکلا۔ اور سب نے امداد فرمائی تو پھر تو آزادی کا میدان کھلا صفائی اور راستی سے اصلاح پر کمربستہ ہوجائے۔ دھڑلے کے ساتھ لکھنا شروع کیجئے اور نہیں تو غیر مسیحیوں کا یہ قول اپنے اوپر صادق لائیے کہ یہ خوشامدی ٹٹو ہیں۔ پیٹ کے واسطے عیسائی ہوئے۔ اُن کی قلم میں کیا طاقت! کیا ہمت جو بدی و برائی کو بیخ سے کھود کر پھینکیں۔

صاحبو شرم اور شرم ہم سب کی مردہ حالتوں پر ذرا نظر اُٹھا کر زندہ زندہ دلگور کے مسیحیوں کو دیکھئے جن کی عالی ہمتی کا فقرہ یہ ہے کہ ان کا منسٹری اپنا۔ اُن کا واعظ اپنا۔ ان کا بشپ اپنا۔ وے کیسے خوش نصیب کہ شیطان اور انسان دونوں کی غلامی سے آزاد۔ اور ہم کیسے بدنصیب و بد اقبال کہ اگرچہ شیطان کی غلامی سے تو نکلے پر ملکی اور تمدنی طور پر افلاس اور کاہلی کے غلام سرگردان و پریشان۔ بھائیو خدا کے واسطے جاگو اب خواب غفلت کا وقت نہیں۔ اپنی اولاد کے لئے نیک نمونہ چھوڑو خداوند مسیح کا نمونہ اختیار کرو۔ پھر دیکھیں آپ کیونکر پیچھے رہتے ہیں۔ اور کیوں انسان کی غلامی سے آزاد نہیں ہوسکتے ہیں۔ براہ مہربانی ہمارے پیارے بھائی مسٹر رسا صاحب نے جو خوشامدی اور نمونہ پر مضامین لکھے ہیں بار بار اُن کا ملاحظہ فرمائیے۔ میں سچ سچ عرض کرتا ہوں کہ وے مضامین واقعی سیاہی سے نہیں۔ بلکہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل تھے۔ آپ صاحبان بھی اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبودی کے خاطر ایسے مضامین اندراج رسالہ کے لئے لکھا کیجئے۔ تاکہ گرے ہوئے اور پژمردہ دل کو پستی سے بلندی پر لائیے۔ ڈریئے نہیں پ پولس رسول کے فرمان کو بھولئے نہیں۔ وہ فرماتا ہے۔

”اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہوسکتا ہے“۔

مگر افسوس تو اُن پر ہے کہ جنہوں نے پیٹ پالنے کے لئے انسان کو خدائی کا درجہ دے رکھا ہے اور خدا کو فراموش کردیا ہے۔ وائے اے انسان تجھ پر کیا تو خدا کے سامنے عزت کو پائیگا پھر کیا۔

آپ کا خادم مسیحی بھائی
رامناتھ کول
عرف ایس ایس داس المصاحکول

قاضی محمد سلیمان

صاحب کے خط کا جواب

ہم نے مسٹر دھرمپال بی۔ اے ”المسلم“ کی جلد اول نمبر ۲ کا از آغاز تا انتہا مطالعہ کیا غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکا تعلق نہ تو مسیحیوں سے ہے اور نہ مسیحی مذہب سے۔ لیکن قاضی محمد سلیمان صاحب سشن جج سبکدوش شدہ ریاست پٹیالہ کے خط کا ایک حصہ زیادہ تر غور طلب اور قابل تحقیقات معلوم ہوتا ہے۔ قاضی صاحب نے اس میں ۸ دلائل درج فرمائی ہیں۔ منجملہ پہلی چار باتوں کے ہم صرف آخری تین باتوں پر غور کرینگے۔ یعنی پانچویں تا ساتویں دلیل پر۔ کیونکہ ان سے پہلے جس قدر امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن سے مسیحیت کو چنداں تعلق نہیں ہے۔ پانچویں تا ساتویں دلائل میں قاضی صاحب نے دو باتوں

کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے بلحاظ تمدن کے اسلام کی فوقیت مسیحیت پر بیان کی ہے دوسرے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے انجیل میں محمد صاحب کے آنے کی پیشین گوئی کی اور آن پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ ہم بالترتیب ان تینوں دلائل کی ہر ایک بات پر اختصاراً غور کرینگے۔

دلیل پنجم میں آپ نے لوقا ۱۴ باب ۲۶ آیت کا حوالہ دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسٹر دھرم پال عیسائی ہونا چاہیں تو اپنی بیوی سے انکار کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس آیت میں بیوی کو چھوڑ کر مسیحیت میں آنے کا ذکر کچھ نہیں ہے۔ اس سے صرف یہی مراد ہے کہ اگر بیوی بچے یا ماں باپ وغیرہ کسی کیساتھ مسیحی ہونا نہیں چاہتے تو لازم ہے کہ وہ شخص ان کو چھوڑ کر مسیحی ہو جائے لیکن اگر اُس کی بیوی بچے وغیرہ اس کے ساتھ مسیحی ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کی اس آیت میں کچھ بھی ممانعت نہیں۔ علاوہ اس کے خداوند یسوع مسیح نے شادی کے بارے میں یوں فرمایا ہے۔ کہ "لیکن خلقت کے شروع سے اس نے انہیں نر و مادہ بنایا۔ اس سبب سے مرد اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہیگا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ پھر وہ دو نہیں۔ بلکہ ایک جسم ہیں۔ پس جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جدا نہ کرے۔ اور گھر میں شاگردوں نے اس سے اس کی بابت پھر پوچھا اُس نے اُن سے کہا جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے۔ وہ اس پہلی کے برخلاف زنا کرتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے شوہر کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے زنا کرتی ہے۔" مرقس ۱۰ باب ۶ تا ۱۲ آیت۔

یہاں سے صاف ثابت ہے کہ کسی صورت سے مرد اپنی بیوی کو نہ چھوڑے اور علاوہ اس کے خداوند یسوع مسیح کے سوائے زناکاری کے کسی صورت میں بھی بیوی کو چھوڑنے کی اجازت نہیں دی۔ نیز پولوس رسول صاف فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص مسیحی ہو اور اس کی بیوی مسیحی ہونا نہیں چاہتی لیکن اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو اس صورت میں اس شخص کے لئے اجازت اور بالکل جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اس لئے کہ وہ مسیحی نہیں ہوتی نہ چھوڑے۔ ا کرنتھیوں ۷ باب ۱۳ تا ۱۶ آیت۔ غرضیکہ انجیل شریف میں آدمی کو غیر متاہل ہو کر مسیحیت میں آنے کا حکم نہیں۔ اور علاوہ اس کے اور بہت سی آیتیں ہیں۔ جو بخوف طوالت نظرانداز کی جاتی ہیں۔ اگر قاضی صاحب چاہیں تو انجیل میں سے تمام حوالے دیکھ لیں۔

دوسری بات جو آپ نے بتائی وہ یہ ہے کہ آپ (مسٹر دھرمپال) شادی ہو جانے کی وجہ سے سوسائٹی کی تلاش ضروری سمجھتے ہیں اور جناب مسیح علیہ السلام ضرورت شادی کے مٹا ڈالنے کو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے ایک پسندیدہ فعل قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے متی ۱۹ باب ۱۲ آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ کہ جہاں لکھا ہے "بعض خوجے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔" وغیرہ اس آیت میں یہ نہیں لکھا کہ آسمان کی بادشاہت میں جو شخص آئے وہ بیوی کو چھوڑ کر آئے ۔ یا کم از کم مسیحی ہو کر شادی ہی نہ کرے۔ بلکہ یہ بتایا ہے کہ بعض خوجے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنا دیا یعنے شادی ہوتے ہوئے بھی وہ ایسے ہیں گویا ان کی شادی نہیں ہوئی یعنی نفس کشی کرنا اور شہوت رانی سے پرہیز کرنے کا خیال اس میں پایا جاتا ہے۔ پولوس رسول کے الفاظ "بیوی والے ایسے ہوں۔ کہ گویا اُن کی بیویاں نہیں" (ا قرنتھیوں ۷ باب ۲۹ آیت)۔

قاضی صاحب نے اوپر کی آیت کے آخری فقرے پر زور دیا ہے اور یہ خیال کیا ہے۔ کہ گویا یہ خداوند یسوع مسیح کا حکم ہے۔ اور آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کی ایک خاص شرط ہے لیکن یہی الفاظ ثابت کرتے ہیں کہ ان میں نہ تو کوئی حکم پایا جاتا ہے۔ اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کی نہ ہی کوئی شرط پائی جاتی ہے اگر ہم اس فقرے کو پورا لکھیں تو یوں ہوگا "جو اس کو قبول کر سکتا ہے سو کرے۔ اور جو قبول نہیں کر سکتا ہے۔ نہ کرے"۔ اور یہ مسیح کا قول فیصل ہے۔ خواہ کوئی آسمان کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنائے یا نہ بنائے۔ آسمان کی بادشاہت کا وہ حقدار ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ جو خوجہ بن نہیں سکتا وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا اُن الفاظ کو کوئی شادی شدہ مرد بخوشی و رغبت دوسری بار پڑھنا پسند نہ کرے گا؟ "پس اوپر کی باتیں مسٹر دھرم پال کے سوال کو حل کر سکتی ہیں"۔ اور مسٹر دھرم پال جیسا "شادی شدہ شخص ایسی تعلیم کی پناہ میں اپنی مشکلات کو آسانی کے ساتھ تبدیل کر سکتا ہے"۔ قاضی صاحب کو حق حاصل نہیں۔ کہ اُن سے عرض کریں کہ اسلام میں ہی پناہ لینا

آپ کے لئے زیادہ ترمناسب حال ہے۔ اور ان باتوں سے قاضی صاحب کی چھٹی دلیل بھی ٹوٹ گئی اور ہم ان کی چھٹی دلیل کے الفاظ کو یوں پڑھ سکتے ہیں

اس لئے کہ عیسائیت انسان کو تمدن سے دور نہیں کرتی اور عیسائیت ہی انسان کو متمدن بناتی ہے۔ اور چونکہ متاہل شخص کو فی الواقعہ تمدن ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تمدن ہی اُس کی ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ (مسٹر دھرم پال) عیسائیت ہی کی پناہ میں آجائیں اور متی کے ۶ باب کی چوبیسویں آیت سے جس میں یہہ لکھا ہے کوئی آدمی دو خداوندوں کی خدمت نہیں کرسکتا۔۔۔۔۔ وغیرہ۔ اپنے دل میں بخوبی جان لیں کہ دنیا کے غلام نہ بنجائیں بلکہ دنیا کو اپنا غلام بنالیں اور اُس پر حاکم بنجائیں۔ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے تصرف میں لائیں۔ اور یہی حقیقی تمدن ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح نے اس آیت میں سکھایا۔ اور اس لئے بائبل نے تمدن کی تعلیم صاف الفاظ میں دے دی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے۔ اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہیگا" (متی ۶ باب ۱۹ تا ۲۱ آیت)

خداوند یسوع مسیح نے اسی تعلیم کی ایک مثال بھی دی ہے۔ جس کا مفصل ذکر متی ۱۹ باب ۱۶ سے ۲۲ آیت میں ہے۔ وہاں اس دولتمند آدمی کا ذکر ہے۔ جو دنیا کا غلام بنا ہوا تھا نہ کہ دنیا اُس کی غلام تھی۔ اور اسی وجہ سے وہ آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا تھا وہ دنیا کی خدمت کر رہا تھا تو کس طرح سے خدا کی خدمت کرسکتا۔ اگر دنیا کو اس نے اپنا غلام بنا کے رکھا ہوتا تو اُس کی نسبت خداوند یسوع مسیح ہرگز یہ نہیں کہتا کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے"۔ یا یہ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا اُس سے آسان ہے کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو"۔ (متی ۱۹ باب ۲۳ و ۲۴ آیت) اس کے علاوہ آپ دیکھیں رسولوں کا اعمال ۴ باب ۳۲ آیت سے ۳۷ آیت تک جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائی کلیسیا کے ممبران میں بڑے بڑے دولتمند آدمی اور جاگیردار متاہل اور متمدن شامل تھے۔ مسیحیت نے اُن کو اصل متمدن اور متاہل بنادیا۔ دولت اور جائیداد کا درست اور مفید استعمال بتایا۔ دنیا کو اپنے سچی کا غلام بنایا اور خداوند یسوع مسیح کے الفاظ میں یہ سکھایا کہ "اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو" اور صحیح تمدن کا ایک زریں اصول یہ بتایا کہ "جو قیصر کا ہو قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو" (متی باب ۲۲ آیت ۲۱) اور پھر یہہ کہ "خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اُس کی مانند یہہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ انہیں دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کی کتابوں کا مدار ہے" (متی ۲۲ باب ۳۷ سے ۴۰ آیت) ان آیات میں خداوند یسوع مسیح نے صحیح تمدن اور متاہل شخص کے لئے دو اصول ٹھہرائے ایک خدا کا حق ادا کرنا اور دوسرے دنیا کا حق ادا کرنا یا دوسرے الفاظ میں صحیح مذہب اور صحیح تمدن کی تعلیم دی ہے۔ یا خدا کی سچی عبادت اور دنیا کا صحیح استعمال۔ خداوند یسوع مسیح نے یہاں ان آیات میں بلکہ تمام انجیل شریف میں کہیں بھی دولت کے رکھنے ممانعت نہیں کی۔ کہیں بھی شادی کرنے کی ممانعت نہیں کی۔ بلکہ دولت رکھنے کی تعلیم دی ہے چنانچہ اپنے شاگردوں کو جبکہ وہ منادی کرکے واپس آئے یوں فرمایا کہ "اب جس کے پاس بٹوا ہے۔ سو لے" وغیرہ اور پھر دیکھیں خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے پاس ضروری موقعوں اور خاص ضروریات کے بہم پہونچانے کے لئے ایک فنڈ بھی تھا اور یہہ ایک صحیح تمدن کے لئے ضروری تھا۔ یوحنا کے ۱۲ باب چھٹی آیت کو غور سے پڑھئے۔ جہاں لکھا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی کے پاس اُن کی یعنی مسیح اور اُس کے شاگردوں کی صندوقچی تھی جس میں روپیہ پیسہ رکھا جاتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح اور اس کے شاگردوں نے روپے کا صحیح استعمال یا درست تمدن کی نہ صرف تعلیم ہی دی بلکہ اُس پر خود بھی عملدرآمد کیا۔

اوپر کی تمام باتوں اور آیات پر غور کرنے اور اُن کا باہم مقابلہ کرنے سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ مسیح نے دولت رکھنے کی بابت کہیں منع نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اُس کے غلط اور مضر استعمال اور دنیا کے غلام بنجانے پر سخت ملامت کی ہے اور اسی کو معیوب ٹھہرایا ہے اور اسی سے بچنے کے لئے بار بار تاکید کی اور یہی صحیح تمدن ہے۔ جس کی خداوند یسوع مسیح نے نہ صرف تعلیم دی بلکہ خود بھی اُس پر عملدرآمد کیا۔ اسی تمدنی اصول کو مذہب یا عیسائیت یا آسمانی بادشاہت

استعمال کریں نہ کہ دنیا کی مرضی کے مطابق

کے اعلےٰ ترین اور مفید اصول کے ساتھ تعلق کرکے یہ فرمایا کہ دوسرا حکم جو اُس کی مانند ہے۔ اور انہیں دو حکموں پر توریت اور انبیا کی کتابوں کا مدار ہے۔

تمدن کے بارے میں اگر ہم بائبل کی تمام باتوں کو لیں اور اس پر تھوڑا تھوڑا بھی غور کر جائیں تو اس کے لئے کم از کم دو تین سو صفحوں کی ضرورت پڑے گی۔ اس مختصر میں اُس کی گنجائش نہیں اس لئے اس مختصر بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مسیحیات کا حق حاصل ہے کہ ہم عرض کریں کہ مسیحیت ہی میں پناہ لینا آپ کے لئے (مسٹر دھرمپال) زیادہ تر مناسب حال ہے۔ اور اسی بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عیسائیت انسان کو تمدن سے دور نہیں کرتی۔ بلکہ انسان کو متمدن بناتی ہے۔" اور چونکہ متاہل شخص کو فی الواقعہ تمدن ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تمدن ہی اس کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ مسیحیت ہی کی پناہ میں آ جائیں۔"

قاضی صاحب کی ساتویں دلیل

قاضی صاحب کے خط میں جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں دو باتوں کا ذکر آیا ہے۔ ایک یہ کہ چونکہ عیسائیت ایک متاہل شخص کو تمدن نہیں سکھاتی اور اسلام تمدن سکھاتا ہے۔ اس لئے مسٹر دھرمپال کو اسلام میں آنا چاہئے نہ کہ مسیحیت میں۔ اور ہم نے مسیحیات کا بائبل ہی سے مختصر طور پر جواب دے دیا ہے۔ کہ مسیحیت حقیقی اور صحیح تمدن سکھاتی ہے۔ اور ہمارا فرض تھا کہ مسیحیات کو بھی ثابت کر دیتے کہ قرآن میں حقیقی اور صحیح تمدن نہیں ہے یہ مضمون کے طویل ہو جانے کی وجہ سے ہم نے اُس کو قلم انداز کر دیا۔ ممکن ہے کہ کسی وقت اُس پر کچھ لکھا جائے۔ پس ہم نے مذکورہ بالا باتوں کی بنا پر مسٹر موصوف کو مسیحیت کی دعوت دے دی۔ اور ہم اُن کو خوشی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اب ہم قاضی صاحب کے خط کی دوسری بات پر تھوڑا سا غور کرینگے۔ اور وہ قاضی صاحب کے الفاظ میں یہ ہے۔ "اب میں مسلمانوں کے دعوے کی تائید میں **سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام** کی عطا کردہ ڈگری ہی کو پیش کرونگا۔ اور اس ڈگری کے موجود ہوتے ہوئے کسی مسیحی کا کوئی حق نہ ہوگا کہ اپنی ذاتی رائے یا ذاتی فہم کے بھروسے پر جناب کو اپنی جانب دعوت دینے کی جرات کر سکے۔ ڈگری سے مراد وہ پیشینگوئیاں ہیں جو سیدنا مسیح نے سیدنا ومولانا **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم** کی بابت فرمائی۔" اس کے مقابل میں ہم بھی سیدنا مسیح علیہ السلام کی عطا کردہ ڈگری ہی کو پیش کرینگے۔ اور اس ڈگری کے موجود ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو کوئی حق نہیں ہوگا کہ اپنی ذاتی رائے یا فہم کے بھروسے پر جناب کو اپنی جانب دعوت دینے کی جرات کر سکے۔ ڈگری یہ ہے کہ۔

سیدنا مسیح نے مسلمانوں کے سید کی بابت کوئی پیشینگوئی نہیں فرمائی۔

قاضی صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں انجیل شریف سے بہت سی آیتیں اپنے اس مطلب کو پورا کرنے کے لئے کی ہیں۔ اب آؤ ہم خود ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ سیدنا مسیح کی وہ ڈگری کس کے حق میں ہوتی ہے۔ پہلا مقام جو پیش کیا گیا ہے۔ وہ یوحنا کی انجیل ۱۶ باب ۱۲ اور ۱۳ و ۱۴ آیت ہے۔ "یعنی میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں۔ پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاوے گا اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا۔ لیکن جو کچھ وہ سنیگا سو کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا۔ وہ میری بزرگی کرے گا۔" ان آیات کے اوپر قاضی صاحب نے ابجد کے حرف لگائے ہیں اور بتا دیا ہے کہ مندرجہ بالا پیشینگوئی پر میں نے حرف ابجد لگا دیئے ہیں۔ تاکہ ہر ایک فقرے پر مختصراً کچھ لکھا جا سکے۔" ہم بھی ان کے قدم بہ قدم چلینگے۔

(الف) میری اور بہت سی باتیں ہیں۔ کہ

ہیں کہوں"۔

قاضی صاحب نے اس سے وہ نتیجہ نکالا جو کہ نکل نہیں سکتا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو باتیں مسیح نے کہیں ہیں ان کے مقابل ہیں وہ باتیں بہت سی ہیں جو نہیں کہی گئیں۔ ہم صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کونسا لفظ ہے جس سے مقابلہ پایا جاتا ہے۔ الفاظ بہت سی سے صرف ان باتوں کی مقدار ظاہر ہوتی ہے۔ جو کہ روح اگر شاگردوں کو بتانے والا تھا۔ اگر قاضی صاحب کسی وقت ان باتوں کا شمار پورا پورا بتادیں جو کہی گئی ہیں اور ان کے مقابلے میں ان باتوں کا شمار بتائیں جو نہیں کہی گئی ہیں اور یہ ثابت کر دیں کہ جو باتیں نہیں کہی گئی ہیں ان باتوں کی بہ نسبت بہت سی ہیں۔ اس وقت ہم اس کا جواب دینگے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کو اس فقرہ اول پر بہت کچھ نظر آیا۔ اس واسطے ۲½ سطروں پر اس کو ختم کر دیا۔ اور بس۔

(ب) پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔

اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب روح حق آئے گا۔ اور ان سے وہ باتیں کہیگا تو ان میں برداشت کی طاقت بھی ہوگی کیونکہ اس روح حق کا ایک کام یہ بھی ہوگا۔ کہ وہ حواریوں کو تقویت دے گا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "لیکن جب وہ تمہیں حوالے کریں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح اور کیا کہیں۔ کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اسی گھڑی تمہیں بتایا جائیگا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہے۔ متی ۱۰ باب آیت ۱۹ و ۲۰) اور کہ جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرے رہو۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۴۹)

ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کے حواری کمزور تھے۔ اور اسی لئے خداوند یسوع مسیح نے ان کو حکم دیا کہ منادی کے لئے یروشلم سے باہر ہرگز نہ جانا۔ کیونکہ مسیح جانتا تھا کہ اگر یہ روح القدس کی طاقت پائے بغیر منادی کرینگے تو کامیاب نہ ہونگے۔ جن باتوں کی وہ خود برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کس طرح سے ان کی منادی کرینگے اور یہ بھی قابل غور امر ہے کہ یہ قوت کا وعدہ حواریوں ہی سے تھا۔ اور انہی کو قوت ملی تھی اس وعدہ کا زمانہ حواریوں کی حیات کے بعد تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح کے مخاطب حواری ہی تھے۔ اور اگر ہم رسولوں کی زندگی اور کام پر غور کریں جو بہت طول طویل ہے۔ اور جس کے مفصل بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ انہوں نے انہی باتوں کی منادی کی اور انہی باتوں کے لئے دکھ اٹھایا جن کی وہ روح القدس کی قوت پانے سے پیشتر برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ مثلاً مسیح کی صلیبی موت اس کے واسطے دیکھو (متی ۱۶ باب ۲۱ سے ۲۳ آیت تک) جس میں مسیح خداوند نے اپنی صلیبی موت کا ذکر اپنے شاگردوں سے کیا اور وہ اس کی برداشت نہ کر سکے۔ بلکہ یہاں تک کہ پطرس جوش میں آگیا اور کہنے لگا۔ کہ "اے خداوند خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں ہونے کا"۔ یہی تعلیم خداوند یسوع مسیح نے ایک اور جگہ دی۔ (یوحنا ۶ باب ۵۵ آیت سے ۶۱ تک) جہاں پر مسیح نے یہ بتایا کہ میری موت ہی سے انسان کی نجات ہے۔ اور کہ انسان کو لازم ہے کہ وہ میری موت پر اپنی نجات کے لئے ایمان لائے۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ شاگردوں میں علاوہ اس کے اور باتوں کی جن کا ذکر یہاں مضمون لمبا ہو جانے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے ہرگز برداشت نہ تھی۔ لیکن جب مسیح کے آسمان پر چلے جانے کے دس دن بعد پنتیکوست کے دن ان پر روح القدس نازل ہوا۔ تو اسی پطرس نے کھلم کھلا مسیح کی موت پر وعظ کیا اور اس کے بعد بھی نہ صرف پطرس ہی نے بلکہ اور رسولوں نے اسی قسم کی تعلیم دینے اور وعظ کرنے کی وجہ سے کوڑے کھائے۔ قید میں پڑے پتھراؤ کئے گئے۔ اور قتل بھی ہوئے جن کا مفصل بیان انجیل میں ملتا ہے۔ اور تب خداوند یسوع مسیح کی وہ بات پوری ہوئی کہ اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتلائے گا جو قاضی صاحب نے حرف ب اور ج کے نیچے لکھی ہیں۔ اور جس کا بیان حواریوں ہی کے جیتے جی پورا ہو گیا۔ اور ظہور میں آگیا۔

(مسز باجپائے و مسٹر تھیوفلس)

باقی دارد

جنوبی ہند کے دریائے کرشنا میں سخت طغیانی برپا ہوئی ہے تمام نہروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور پچاس گاؤں زیر آب آگئے ہیں۔

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ لے آئمنٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر +

وائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶ر۔ فارسی اُردو ۵ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد ملے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہلتھ ہے بسعیٔ غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم جانی بنیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراکونکی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) عضلے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک - - عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک - - عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک بعد - بہ

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک - - - ہ۵

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ ملے
نصف کالم	ملے	للعہ ملے	عہ ۲۵ ملے
پورا کالم	للعہ ۱۲	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	۶۰	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بردرز چھپا +